فتاوی

سوال: (۱) بیان کیا جاتا ہے کہ پل صراط بال سے باریک اور تلوار سے تیز ہوگا مومن اس پر سے گذر سکینگے اور گنہگار کٹ کر گر جائیں گے۔ اور بیان کیا جاتا ہے کہ قربانی کا جانور قربانی کرنیوالے کو پل صراط پر سواری کا کام دیگا ایسی صورت میں اگر کسی گنہگار نے دنیا میں قربانی بھی کی ہو تو وہ پل صراط پر سے اپنی قربانی کے جانور پر گذر سکیگا یا نہیں۔
(۲) بنی آدم کے ناخن حضرت آدم کی نشانیاں کہی جاتی ہیں اگر یہ صحیح ہے تو ناخن ترشوا کر ان کا نجاست میں پھینکنا جائز ہے یا نہیں اگر جائز ہے تو کیا یہ عمل بے حرمتی نہیں سمجھا جائیگا۔ (عبدالرحیم۔ بھوپال اسٹیٹ)

جواب:۔ (۱) یہ صحیح ہے کہ جہنم پر پل صراط نصب کیا جائیگا اور اس پر سے لوگوں کو گذرنے کا حکم دیا جائے گا کوئی بغیر تکلیف کے گذر جائیگا اور کوئی تکلیف کے ساتھ گذر سکیگا اور کوئی کٹ کر گر جائیگا (بخاری مسلم وغیرہ) لیکن یہ امر کہ پل صراط بال سے باریک اور تلوار سے تیز ہوگا کسی صحیح مرفوع غیر مجروح وغیر متکلم فیہ روایت سے ثابت نہیں۔ مسلم میں ایک مطول روایت کے آخر میں ہے قال ابوسعید الخدری وبلغنی ان الجسر ادق من الشعر واحد من السیف۔ لیکن ایک اخروی غیر محسوس امر کے بارے میں اس کے ثبوت کیلئے کسی صحابی کا "بلغنی" کہنا کافی نہیں ہو سکتا بالخصوص جبکہ ابن مندہ کی روایت میں اسکے بجائے قال سعید بن ابی ھلال (احد رواۃ الحدیث) بلغنی ہے۔ ہاں بیہقی نے یہ مضمون حضرت انس سے موصولا مرفوعا روایت کیا ہے لیکن اسکی سند ضعیف ہے (فتح ص۲۰۶ ج۲ وکنز العمال) اور مستدرک حاکم میں عبداللہ بن مسعود کی ایک مطول مرفوع حدیث میں ہے والصراط کحد السیف امام حاکمؒ نے اس حدیث کو صحیح بتایا ہے لیکن امام ذہبی ان کی تصحیح ذکر کرکے فرماتے ہیں ما انکرہ حدیثا علی جودۃ اسنادہ وابو خالد الدالانی شیعی منحرف (ای عن السنۃ فی ذکر الصحابۃ) (التلخیص مع المستدرک ص۵۸۶ ج۴) اور مسند احمد میں حضرت عائشہؓ سے مرفوعا مروی ہے۔ ولجھنم جسر ادق من الشعر واحد من السیف۔ لیکن اسکی سند میں عبداللہ بن لہیعہ ہیں اور یہ ضعیف ہیں (ابن کثیر ص۳۱۷ ج۶۔ مجمع الزوائد۔ کنز العمال)

دوسری بات کہ قربانی کا جانور پل صراط پر سواری کا کام دیگا یہ بھی کسی قابل اعتبار ولائق التفات روایت سے ثابت نہیں اور جب یہ ثابت ہی نہیں تو قربانی کے جانور پر کسی گنہگار کے گذرنے کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔ حافظ تلخیص الجبیر ص۳۶۲ ج۲ میں لکھتے ہیں۔ حدیث عظموا ضحایاکم فانھا علی الصراط مطایاکم لم ارہ و سبقہ فی الوسیط وسبقھما فی النھایۃ قال وقال ابن الصلاح ھذا الحدیث غیر معروف ولا ثابت فیما علمناہ انتھی وقد اشار ابن العربی الیہ فی شرح الترمذی بقولہ لیس فی فضل الاضحیۃ حدیث صحیح ومنھا قولہ